جنس تبدیل کرنے کی شرعی حیثیت

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

ایک لڑکی انیلہ نے میڈیکل سرجری کروائی ہے، اب ڈاکٹروں کے مطابق وہ مردوں کے حکم میں ہے، صرف بچے نہیں ہوں گے۔ وہ ایک لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے، یہ سب کچھ اس نے شادی کرنے کے لیے کیا ہے۔

❶ - کیا شرعی اعتبار سے جنس تبدیل کرنے کی اجازت ہے؟

❷ - اب یہ موجودہ لڑکا کسی لڑکی سے شادی کرسکتا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

نوٹ: یہ دونوں میرے عزیز ہیں۔ مستفتی: محمد وسیم شیخ

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

❶ - واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی عطا کردہ خلقت میں معمولی سی تبدیلی بھی پسند نہیں اور ایسے لوگوں پر خاص کر ان عورتوں پر جو بھنویں بنا کر، دانتوں کو تراش کر اور دیگر ایسے ذرائع سے زینت کے راستے کو اختیار کرتی ہوں، جس میں اصل خلقت میں تبدیلی ہوتی ہو اُن پر لعنت بھیجی گئی ہے۔

مسلم شریف میں ہے:

’’عن علمقة عن عبد اللہؓ قال: لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والنامصات والمتنمّصات والمتفلّجات للحسن المغيرات خلق اللہ.‘‘ (ج:۲،ص:۲۰۵،ط،قدیمی)

ترجمہ: ''حضرت علقمہ نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا: اللہ پاک لعنت بھیجتے ہیں گودنے اور گودوانے والیوں پر اور بال اُکھاڑنے اور اُکھڑوانے والیوں پر اور دانتوں کے درمیان خلا پیدا کرنے اور کروانے والیوں پر جو زینت کے لیے ہو' کرتی ہوں، یہ اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرنے والیاں ہیں۔''

جب ان معمولی تبدیلیوں پر اس قدر شدید وعیدات ہیں تو مکمل جنس تبدیل کرنا کس قدر شنیع فعل ہوگا؟! یہ اظہر من الشمس ہے، یہ بدن اللہ تعالیٰ کی امانت ہے، اس میں تبدیلی کرنا خیانت ہے، جو گناہِ کبیرہ ہے۔ ''فتح الباري'' میں ہے:

''و يؤخذ منه أن جناية الإنسان علىٰ نفسهٖ كجناية علىٰ غيرهٖ في الإثم، لأن نفسهٗ ليست ملكًا لهٗ مطلقاً، بل هي لله تعالىٰ، فلايتصرف فيها إلا بما أذن لهٗ.'' (ج:۱۱،ص:۵۳۹، ط: لاہور)

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں اس لڑکی کا فعل شرعاً ناجائز ہے اور کبیرہ گناہ کا ارتکاب ہے، اس سے توبہ کرنا لازم ہے۔

❷ - ظاہری اعضاء تبدیل کرنے سے فطرت نہیں بدلا کرتی، اس لیے مذکورہ لڑکی کا نکاح کسی لڑکی سے جائز نہیں۔

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
محمد عبد المجید دین پوری	محمد شفیق عارف	عبد الحمید
		دارالافتاء

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

..... ۞ ..... ۞ ..... ۞ .....